قرض واپس دینے میں ٹال مٹول کرنا

مجیب: ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

فتوی نمبر: WAT-1226

تاریخ اجراء: 06ربیع الثانی1444ھ/02نومبر2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کوئی شخص قرض یہ کہہ کرلے کہ ایک ہفتے میں لوٹادوں گااور واپس نہ کرے، پھر دو ہفتے، پھر مہینہ، پھر دو مہینے کا وقت لے اور بار بار یونہی کرتے کرتے ایک سال سے اوپر کا وقت گزار دے، تو کیا یہ امانت میں خیانت کہلائے گا؟ میں نے کسی سے سنا ہے کہ قرض دینے والے کی اجازت کے بغیر قرض لوٹانے میں بہت زیادہ تاخیر کرنا امانت میں خیانت کرنے میں آتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قرض امانت نہیں ہوتا، امانت کے احکام جدا ہوتے ہیں، لہٰذا قرض لوٹانے میں تاخیر کرنے کو امانت میں خیانت نہیں کہہ سکتے۔ البتہ جس طرح امانت میں خیانت کرنا، ناجائز و گناہ ہے، یونہی قرض دینے والے کی اجازت کے بغیر اس کی ادائیگی میں بلاوجہ ٹال مٹول اور دیر کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے اور اسے حدیثِ پاک میں ظلم قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ خیال رہے کہ اگر قرض ادا کیے بغیر مر گیا اور قیامت میں اس حال میں آیا کہ لوگوں کا اس کے ذمہ قرض ہے تو پھر تو اس کی نیکیاں ان کے مطالبے میں دی جائیں گی۔ اور اس کے لیے علمائے کرام نے فرمایا کہ: تین پیسے کے بدلے سات سو نمازیں باجماعت دی جائیں گی۔ اور جب نیکیاں باقی نہ رہیں گی تو ان کے گناہ اس کے سر پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(قرض لوٹانے میں لوٹانے کی طاقت رکھنے والے) صاحبِ استطاعت کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض، 109/2، حدیث 2400، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح کی صورت کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "اشباہ والنظائر میں ہے" خلف الوعد حرام"۔۔۔۔

صورت مستفسرہ میں زید فاسق وفاجر، مرتکب کبائر، ظالم، کذّاب، مستحق عذاب ہے۔اس سے زیادہ اور کیا القاب اپنے لئے چاہتاہے، اگراس حالت میں مر گیااور دین لوگوں کااس پر باقی رہااس کی نیکیاں ان کے مطالبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی تقریباً تین پیسہ دین کے عوض سات سو نمازیں باجماعت کمافی الدرالمختار وغیرہ من معتمدات الاسفار والعیاذباللہ العزیز الغفار (جیساکہ درمختار وغیرہ معتمد کتب میں ہے۔اللہ عزیز غفار کی پناہ۔ت) جب اس کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی ان کے گناہ ان کے سر پر رکھے جائیں گے ویلقی فی النّار اور آگ میں پھینک دیاجائے گا، یہ حکم عدل ہے، اور اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا جب تک بندے خود معاف نہ کریں"

(فتاوی رضویہ، ج25، ص69، رضافاونڈیشن، لاہور)

ہاں اگر قرض لینے والا واقعۃً مجبور اور تنگدست ہواور وہ قرض کی واپسی میں خوہ مخواہ ٹال مٹول نہ کررہاہو، تواس صورت میں قرض دینے والے پرواجب ہے کہ اسے مہلت دے اور چاہے توقرض معاف کردے۔قرض دار کومہلت دینے اور قرض واپس مانگنے میں نرمی کرنے کے قرآن وحدیث میں بہت فضائل بیان ہوئے ہیں۔

چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتاہے: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ''اور اگر قرضدار تنگی والا ہے، تواسے مہلت دو، آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلاہے، اگر جانو۔''

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ''قرضدار اگر تنگ دست یانادار ہو، تواس کو مہلت دینا یاقرض کا جزو یاکل معاف کردینا سببِ اجرِ عظیم ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے، سیّدِعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تنگ دست کو مہلت دی یااس کاقرضہ معاف کیا، اللہ پاک اس کواپنا سایۂ رحمت عطافرمائے گا، جس روز اس کے سایہ کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (القرآن وتفسیر خزائن العرفان، پارہ 03، سورۃ البقرۃ، آیت 280)

حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اسے قیامت کے دن غم سے بچائے، تواُسے چاہیے کہ تنگدست کو مہلت دے یااس کے اُوپر سے بوجھ اُتاردے۔'' (یعنی قرض معاف کردے۔) (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل اِنظار المعسر، ص845، حدیث 1563، دار ابن حزم، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے خادم سے کہہ رکھا تھا کہ جب کسی تنگ دست کے پاس تقاضا کرنے جائے، تو اسے معاف کر دے، ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک ہمیں معاف کر دے۔ جب وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو اللہ پاک نے اسے معاف فرما دیا۔“ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب من انظر معسرا، 12/2، حدیث 2078، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کا دوسرے پر حق ہو اور وہ (یعنی دوسرا شخص اس کے حق کو) ادا کرنے میں تاخیر کرے، تو (صاحبِ حق) ہر روز اُتنا مال صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔“ (المسند للامام احمد، حدیث عمران بن حصین، ج 7، ص 224، الحدیث 19997، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اور اگر مدیون نادار ہے جب تو اسے مہلت دینا فرض ہے یہاں تک کہ اس کا ہاتھ پہنچے اور جو دے سکتا ہے اور بلا وجہ لیت ولعل کرے وہ ظالم ہے اور اس پر تشنیع وملامت جائز۔" (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 586، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم